JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 16, Issue: 01, Janua ry – Jun 2022

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

مغرب اور خاندانی نظام کا قرآنی تصور: تجزیاتی مطالعہ

Quranic Concept of the Family System and West: Analytical Study

Abdul Manan Cheema*

PhD, Scholar, Department of Islamic and Arabic Studies, University of Sargodha

Hassan Akram**

PhD Scholar (Management Sciences), Bahria University Lahore Campus.

ABSTRACT

The entire world has become global village because of advancement of technology. In modern times of globalization, Muslims are being alienated from their civilization, culture and a strong family system. It is clear that western family system is promoting in the Islamic societies. Modern generation of Muslim societies is imitating western culture. So, Muslim family system in on the path of misguidance in modern times. In the West, the family system has become unstable, while in the East, the foundations of the family system are being hollowed out. Islam is complete code of life and provides a strong basis of an ideal family system. Therefore, there is no justificaiton for imitation of western civilizaiton. Islam provides complete and comprehensive guidance in every aspect of life. It is need of time to educate new Muslim generation with basic elements of Islamic family system in the light of Islam teachings. This research work explores significance and Intellectual application of Islamic family system in Islamic societies in modern times.

Keywords: *Quran, Society, Family system, Western family system, Live in relationship*

تمہید

عصر حاضر میں پوری دنیا ایک عالمی گاؤں کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ موجودہ دور گلوبلائزیشن کا دور کہلاتا ہے۔ میڈیا، انٹرنیٹ، کمپیوٹر، سمارٹ فون گلوبلائزیشن کے بنیادی ذرائع ہیں۔ فحاشی و عریانی، معاشرتی و سماجی برائیوں اور مغربی تہذیب و ثقافت سرایت کرتی جارہی ہے۔ اسلامی معاشروں میں خاندانی نظام پر مغربی تہذیب کے منفی اثرات امتِ مسلمہ کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اگر مغربی نظامِ خاندان کا راستہ نہ روکا گیا تو اسلامی معاشروں میں اسلامی خاندانی نظام کا مستقبل تاریک ہونے کا خدشہ ہے۔ مغرب میں خاندانی نظام عدم استحکام ہو چکا ہے جبکہ مشرق میں خاندانی نظام کی بنیادیں کھوکھلی

CC BY

کی جا رہی ہیں۔ اس لئے خاندانی نظام کو مغربی تہذیب و فکر سے نئی مسلم نسل کو بچانا بے انتہا ضروری امر ہے۔ زیر نظر تحقیق "مغرب اور خاندانی نظام کا قرآنی تصور: تجزیاتی مطالعہ " میں اسلامی خاندانی نظام کی اہمیت وافادیت اور اسلامی معاشروں میں مغربی خاندانی نظام کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

سابقہ تحقیق کا جائزہ

عصر حاضر میں خاندانی نظام کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیش نظر اس موضوع پر کافی کام کیا گیا ہے۔خاندان کے موضوع پر السید سابق مصری(مترجم:حافظ محمد اسلم) کی کتاب "خاندانی نظام " عمدہ اور لائق مطالعہ تصنیف ہے۔ اس تصنیف میں عقد نکاح، سسرال، حرمت رضاعت، شادی، زنا، تعدد ازواج، طلاق، حقوق زوجیت وغیرہ پر اسلامی شریعت کی روشنی میں تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ جامعہ کراچی میں مقالہ نگار حافظ حسین ازہر نے 2009ء میں تحقیقی مقالہ پی ایچ ڈی "اسلامی اجتماعیت میں خاندان کا کردار" پیش کیا۔ اس مقالہ میں اسلام میں خاندان کی اہمیت و افادیت، عائلی زندگی، نکاح وطلاق، والدین و اولاد کے حقوق و فرائض، زوجین کے حقوق و فرائض، معاشرہ میں خاندان کا کردار، صلہ رحمی وغیرہ کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ خاندان کے موضوع عمدہ تحقیقی کام ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ "مغرب کی تہذیبی وثقافتی یلغار- ذرائع ابلاغ کا کردار"(2004ء) میں سکالرہ فائزہ شریف نے اسلامی خاندانی نظام پر مغربی ثقافت کے منفی اثرات سپرد قلم کئے ہیں۔ سرگودھا یونیورسٹی میں ایم فل علوم اسلامیہ کے تحقیقی مقالہ "11/9 کے بعد عالم اسلام پر مغربی ذرائع ابلاغ کی تہذیبی وثقافتی یلغار--- ایک تحقیقی جائزہ"(2013ء) میں مقالہ نگار عبدالمنان چیمہ نے پروفیسر ڈاکٹر فرحت علوی کے زیرِ نگرانی پیش کیا جس میں اسلامی معاشروں میں خاندانی نظام پر مغربی تہذیب کے اثر ونفوذ کا جامع جائزہ لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر خلیل الرحمٰن اور شمس الرحمن نے آرٹیکل "عصر حاضر کے خاندانی نظام میں درپیش مسائل اور ان کا حل- قرآنی تعلیمات کی روشنی میں" نے تحریر کیا جو ریسرچ جرنل "الایجاز (جولائی-دسمبر 2019ء) میں چھپا۔ اس آرٹیکل میں بچوں کی تربیت، شوہر کی اجازت، گھریلو تشدد، پردہ، غیر مردوں سے اختلاط، عورت سے گھر کی خدمت لینا وغیرہ جیسے مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے اور قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ان خاندانی مسائل کا حل پیش کیا گیا ہے۔ متذکورہ بالا تالیفات اور تحقیقی مضامین ومقالات کے علاوہ خاندان کے موضوع پر دیگر کتبِ کثیرہ اور مضامین دستیاب ہیں۔ چونکہ موجودہ اسلامی معاشروں میں خاندان کا مغربی تصور پنپ رہا ہے۔ اس لئے " مغرب اور خاندانی نظام کا قرآنی تصور: تجزیاتی مطالعہ " کے موضوع پر تحقیقی کام کیا گیا۔

منہج تحقیق

زیر نظر ریسرچ پیپر میں معیاری، بیانیہ اسلوبِ تحقیق اختیار کیا گیا ہے۔ بنیادی مصادر سے استفادہ کرنے کی سعی وکاوش کی گئی ہے۔ تاہم بعض ثانوی مصادر و مراجع سے بھی معاونت لی گئی ہے۔ آن لائن ریسرچ میٹریل کے حصول کے لئے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا بھرپور استعمال کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں

سیرت سٹڈی سنٹر سیالکوٹ کینٹ، علامہ اقبال لائبریری پیرس روڈ سیالکوٹ کی لائبریریوں کی کتب و تصانیف سے بھی فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ قرآنی آیات کا اردو ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری کے "القرآن الکریم"[1] سے سے لیا گیا ہے۔

مغرب میں خاندانی نظام کا جائزہ

مغرب میں خاندانی عدم استحکام کے اسباب و اثرات

Free sexual relationships	آزادانہ جنسی روابط	1
Increase in single mothers	اکیلی ماؤں میں اضافہ	2
Rising divorce rates	طلاق کی شرح میں تیزی	3
Increased psychological problems for women and children	خواتین اور بچے کے نفسیاتی مسائل میں اضافہ	4
Equality of men and women	مساواتِ مرد وزان	5
Live in Relationship	بغیر نکاح کے زندگی گزارانا	6
Lots of unidentified children	شناخت سے محروم بچوں کی بہتات	7
Abundance of adultery	زنا کی کثرت	8
Promotion of homosexuality	ہم جنس پرستی کا فروغ	9
Old houses	اولڈ ہاؤسز	10
Establishment of foster care centers for children	بچوں کی دیکھ بھال کے لئے پرورش گاہوں کا قیام	11
Use of sedatives	سکون کے لئے منشیات کا استعمال	12

مغرب میں صنعتی انقلاب اور سائنس و ٹیکنالوجی کے فروغ کی وجہ سے انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ جن کا خاندان اور معاشرے پر گہرا اثر پڑا۔ نسائی تحریک نے خاندانی نظام سے بغاوت کے لئے ایندھن کا کام کیا۔ گھر، خاندان، اولاد کی پرورش اور امورِ خانہ داری کی ذمہ داریوں کو بوجھ سمجھ کر اتار پھینکنے کے جذبات پیدا ہونے لگے۔ کارخانوں اور دفاتر کی ملازمت، آزاد تجارتی سرگرمیاں اور رقص و کلب کی محفلوں میں آزادانہ شرکت خواتین کی زندگی کا حصہ بن چکی ہے۔ مغربی خواتین مذہبی اور اخلاقی سرحدیں عبور کر رہی ہیں۔ آزادانہ جنسی روابط کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مغرب میں معاشی تگ و دو اور کسب معاش کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ہر فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت معاشی انفرادیت میں گرفتار ہے اور اپنا سرمایہ دوسروں خاندانی افراد پر خرچ کرنا ضیاع خیال کرتا ہے۔

ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر رقمطراز ہیں:

"مغرب کا یہ تصور کہ عورت کو مرد کے رحم و کرم پر نہیں رہنا چاہئے۔ اس کو اپنے معاشی استحکام کی خود فکر کرنی چاہئے۔ دولت کمانے کی اس خواہش نے عورت کو بکنے والی جنس بنا کر رکھ دیا۔ جس کے نتیجے میں مغرب میں حرامی بچوں کا سیلاب آ گیا۔ اس زناکاری و بدکاری کے داغ کو چھپانے کے لئے اور حرامی بچوں کے جھنجٹ سے نجات حاصل کرنے کے لئے برتھ کنٹرول کی دوائیاں تیار کی گئیں اور کنڈوم کے استعمال کی ترغیب دی گئی۔ یہ مہم آج تک پوری دنیا میں پورے زور و شور سے جاری و ساری ہے جس سے بدکاری کی مہم کو بھرپور تحفظ حاصل ہو گیا ہے۔ عورت کے معاشی استحکام کے اس تصور نے یہ دن دکھائے کہ مغرب میں کنواری ماں اور ناجائز بچہ کا تصور قطعاً باعثِ عار نہیں ہے۔"[2]

مغربی دنیا میں مساوات مرد وزن کے نظریہ کے فروغ کی بدولت طلاق کی شرح میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ خواتین اور بچے نفسیاتی مسائل کا شکار ہو رہے ہیں۔ اکیلی ماؤں (Single Mothers) میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جنسی بے راہ روی عام ہو رہی ہے۔ جدید یورپ میں اختلاطِ مرد وزن، ہم جنس پرستی کو قانونی حیثیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغرب میں تدریجاً خاندانی نظام کھوکھلا ہو رہا ہے۔ مغرب میں مائیں مردوں سے آزاد اور کل وقتی ماؤں کے تصور سے دور ہٹتی جا رہی ہیں۔ ممتا اور پدریت آہستہ آہستہ مفقود ہو رہی ہے۔ مغرب میں مادی مفاد کے لئے خواتین کو کسبِ معاش کی جدوجہد میں بھی شریک کرنے کے لئے مساواتِ مرد وزان کا نظریہ پیش کیا گیا۔ مساوات مرد وزن کے مغربی نظریہ کے مطابق عورت اور مرد نہ صرف مرتبہ میں مساوی ہیں بلکہ تمدنی و معاشی دوڑ میں عورت بھی مرد کی طرح شامل ہوتی ہے۔ مساوات کے اس غیر متوازن اور غلط مغربی تصور نے عورت کو اس کی حقیقی و فطری ذمہ داریوں سے دور کر دیا ہے جن کی بجا آوری پر حقیقی تہذیب و تمدن کی بقا کا انحصار ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مغربی خواتین معاشرہ کے تفریحی و معاشی مشاغل میں اس قدر مشغول و مستغرق ہو گئیں کہ آہستہ آہستہ خاندانی و ازدواجی ذمہ داریاں ان کی عملی زندگی سے خارج ہو گئیں۔ یوں مغرب میں خاندانی نظام عدم استحکام کا شکار ہو گیا۔ مغربی معاشرہ اندر سے مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ چکا ہے۔ ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق معمولی باتوں پر اختلاف طلاق کا سبب بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغرب میں طلاق کی شرح انتہائی حد تک بڑھ چکی ہے۔ طلاق کی وجوہات بھی بڑی دلچسپ ہیں۔ مثلاً میاں بیوی میں کسی ایک کا سوتے میں خراٹے لینا یا کتے کو نہ پسند کرنا۔[3]

مغرب میں میاں بیوی کے پاکیزہ و مضبوط رشتے میں دراڑ پڑ چکی ہے، طلاق کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بغیر نکاح کے زندگی Live in (relationship) فروغ پا رہی ہے۔ مغربی معاشرہ میں زنا کی کثرت و بہتات ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ ولد الزنا اور حرامی بچوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بچے والدین کے لئے اجنبی ہیں اور ایسے ہی والدین بچوں پر بوجھ محسوس کئے جاتے ہیں۔ شناخت سے محروم بچوں کی بہتات و کثرت ہو چکی ہے۔ ازدواجی

زندگی سے محرومی مغربی معاشرہ میں بے سکونی کا باعث ہے۔اس لئے سکون کے لئے منشیات کا استعمال کیا جاتا ہے۔۔والدین اور اولاد میں بھی محبت اور جذبہ خدمت خال خال ہی دکھائی دیتا ہے۔بوڑھے والدین کو اولڈ ہاؤسز میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔مغرب میں بڑھاپا اذیت ناک ہے۔تنہائی اور بے چارگی کی زندگی گزرانا بوڑھے افراد کا مقدر ہے۔سن رسیدہ اور معمر افراد اولڈ ہاؤسز میں رہتے ہیں اور ان کی اولاد ملنے کے لئے سال میں ایک دفعہ آتی ہے اور انہیں گلدستہ پیش کر دیتی ہے۔دوسری طرف مغرب میں بچے پیدا ہوتے ہی بے بی پرورش گاہوں(Baby Day Care Centres) کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔ماں کی ممتا اور باپ کی شفقت کے بغیر اولاد کو نفسیاتی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔انسان فطری طور پر اپنی پہچان کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ہر انسان کو اپنی فطری شناخت (ماں باپ اور خاندان سے نسبت) کو اپنے لئے باعث افتخار سمجھتا ہے۔جو بچے اپنی شناخت سے محروم ہو جاتے ہیں انہیں شناخت کی یہ محرومی ستاتی ہے، وہ مختلف نفسیاتی امراض ہو جاتے ہیں۔نتیجتاً ایسے بچے مجرمانہ حرکات میں ملوث ہو جا۔تے ہیں۔مرد و زن کا نکاح کے بغیر زندگی اکٹھے زندگی گزارنا(Live in Relationship)، زناکاری، شناخت سے محروم بچوں کی پیدائش کی وجہ سے مغربی معاشرہ میں خاندانی نظام عدم استحکام سے دوچار ہے۔

مغرب میں نکاح کے بغیر آزادانہ جنسی تعلقات قابل قبول ہیں۔اسقاط حمل، زنا، ہم جنس پرستی جیسی معاشرتی برائیاں فروغ پا رہی ہیں۔آزادانہ اختلاطِ مرد وزن نے مغربی معاشرے میں فحاشی و عریانی کو خوب پروان چڑھایا۔فیشن اور بناؤ سنگھار مغرب کی سماجی زندگی پر مکمل طور پر حاوی ہیں۔مغربی عورت تشہیری مہم کی لازمی حصہ بن چکی ہے۔افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ مسلم معاشرے بھی اس اخلاقی انحراف اور شیطانی مہم کا شکار ہوتے جارہے ہیں۔[4]

گلوبلائزیشن کی بنیاد پر مغرب کا محض تجارت یا جدید سائنس و ٹیکنالوجی کا سامان مشرق میں ایکسپورٹ نہیں ہو رہا بلکہ مغربی افکار بھی مسلم سماج کے دروازوں پر دستک دے رہے ہیں۔نسائی تحریک زور پکڑ رہی ہے۔عورت مارچ میں نازیبا نعروں کی تشہیر کی جاتی ہے جسے لوکل میڈیا بھی خوب کوریج دیتا ہے۔میڈیا ٹیکنالوجی کے زور پر اختلاطِ مرد وزن کا مغربی کلچر اسلامی معاشروں میں تیزی سے فروغ پا رہا ہے۔فحش مناظر میڈیا کے ذریعے گھر گھر پہنچ رہے ہیں۔عشقیہ گانے، فلمیں ٹی وی چینلز اور سمارٹ فونز کے ذریعے بچے بچے کی زبان زدِ عام ہیں۔مسلمان نوجوان(Muslim Youth) غیر معمولی جذباتی ہیجان میں مبتلا ہو رہے ہیں۔مغرب زدہ میڈیا مغرب کا خاندانی تصور اسلامی معاشروں میں عام کرنے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔نوجوان لڑکوں اور خاص کر لڑکیوں میں خاندان سے الگ اور بے تعلق زندگی گذرانے کا مزاج ورواج فروغ پا رہا ہے۔خاندان بکھرنے سے رشتوں کے آبگینے ٹوٹ جاتے ہیں جیسے بجلی کے بغیر بلب سے روشنی حاصل نہیں ہوتی، اسی طرح بے روح وجاں رحم کے رشتوں سے کسی بھی انسان کو قلبی و روحانی تسکین حاصل نہیں ہوپاتی۔اسلامی معاشروں میں مغرب زدہ خاندانوں میں تشدد، بے خوابی، طلاق، ڈپریشن اور خودکشی کے واقعات تیزی سے

بڑھتے جارہے ہیں۔ خاندانی نظام کا بقا انسان کے لئے بہت بڑی نعمت اور اس کا بکھراؤ بہت بڑی آزمائش ہے۔ مسلم معاشروں میں رشتہ نکاح میں وفاداری کے بندھن کمزور ہوتے جارہے ہیں۔ اولاد سے فرار کا جذبہ پروان چڑھ رہا ہے، خاندان کے معذورو مجبور افراد کی کفالت اور والدین کی خدمت و اطاعت سے مشرقی و اسلامی معاشرہ بھی بیزار ہوتا جارہا ہے۔ خاندانی نظام بھی شکست وریخت کے خطرہ سے دوچار دکھائی دیتا ہے۔ مغربی ایجنڈا سے سرشار نسائی تحریک (Fiminism movement) مسلم معاشروں میں بھی زوروشور سے جاری و ساری ہے۔ اس پریشان کن سماجی صورتحال میں نہایت ضروری ہے کہ خاندانی نظام کے تحفظ کی منصوبہ بندی کرنا اور اسلامی سماج کو مغرب کے سیلاب میں بہہ جانے سے روکنے کی تدبیر کرنا وقت کی پکار ہے۔

خاندان کا تصور۔۔۔ قرآنی تناظر میں

خاندان انسانی معاشرہ کا اولین اور بنیادی ادارہ ہے۔ اسلام کے معاشرتی نظام میں خاندان بڑی اہمیت و افادیت کا حامل ہے۔ قرآن پاک میں جا بجا خاندان اور عائلی زندگی پر تفصیلی احکام پائے جاتے ہیں۔ خاندان خواتین و حضرات کے لئے ایک حفاظتی حصار ہوتا ہے۔ خاندان کے بغیر کوئی بھی فرد غیر معمولی خلا محسوس کرتا ہے اور اسے شدید تنہائی کا احساس ہوتا ہے۔ خاندان کے بغیر انسان ایک خزاں رسیدہ درخت کی طرح اپنی روح وبدن کو بے سایہ اور بے سہارا محسوس کرتا ہے۔ خاندانی نظام انسانی زندگی کی ضرورت ہے۔ اسلام کے نزدیک مرد اور عورت کی یہ مستقل رفاقت ایک کھلے ہوئے مستحکم معاہدے (نکاح) کے ذریعے وجود میں آتی ہے۔ نکاح ایسا باحرمت رشتہ ہے جو دونوں کی مرضی سے اور پورے اعلان کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ نکاح وہ (معاہدہ) ہے جس سے مرد اور عورت ایک دوسرے کے شریکِ زندگی ہوسکتے ہیں۔ یہی وہ جائز اور صحت مند رشتہ ہے جس کے ذریعے یہ ایک دوسرے کے لئے حلال ہوسکتے ہیں۔ اس رشتے سے خاندان کی بنیاد پڑتی ہے۔[5] خاندانی زندگی حفاظت نسل کا ذریعہ ہے۔ عورت اور مرد کے اس ملاپ سے ایک نئی نسل وجود میں آتی ہے۔ اس سے رشتے، کنبے اور برادری کے دوسرے تعلقات پیدا ہوتے ہیں اور یہی رشتہ داریاں پھیلتے پھیلتے ایک معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: " يا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ "[6] ترجمہ: "لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے بیشک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے۔" خاندان کی بنیاد ایک مرد اور عورت کے باہمی نکاح سے وجود میں آتی ہے اور ان ہی دو انسانوں سے مل کر بننے والا چھوٹا سا اجتماعی دائرہ انسان کی انسانی زندگی کی سب سے پہلی کڑی

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے مرد اور عورت کے ملاپ سے تخلیق کیا ہے۔ امام محمد بن جریر الطبریؒ رقمطراز ہیں: " مَا خَلَقَ اللَّهُ الْوَلَدَ إِلَّا مِنْ نُطْفَةِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ جَمِيعًا"[7] ارشاد باری تعالیٰ ہے: " يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا"[8] ترجمہ: "لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اوّل) اس نے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور (قطع مودت) ارحام سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔"

مذکورہ بالا آیت قرآنی سے ثابت ہوتا ہے کہ مرد و زن کی جنس ایک ہی ہے اور دونوں کے اجتماع سے انسان مکمل ہوتا ہے۔

امام بغویؒ لکھتے ہیں: " قَوْلُهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ واحِدَةٍ، يَعْنِي: آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَخَلَقَ مِنْها زَوْجَها، يَعْنِي: حَوَّاءَ، وَبَثَّ مِنْهُما، نَشَرَ وَأَظْهَرَ، رِجالًا كَثِيراً وَنِساءً"[9] ڈاکٹر عبدالروف ظفر لکھتے ہیں: "اسلام مرد و زن میں مساوات تو تسلیم کرتا ہے لیکن وہ اس مساوات سے مختلف ہے جس کے قائل سٹورٹ مل اور لینن کے معتقدین ہیں۔ اسلام جس مفہوم میں عورت و مرد کی مساوات کا قائل ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس نفس واحدہ سے اللہ نے مرد کو پیدا کیا ہے، اس نفس واحدہ سے عورت کو پیدا کیا گیا ہے۔"[10] خاندان کے نظام میں مرد کی حیثیت قوام اور نگران کی ہے۔ مرد خاندان کا نگران اور ناظمِ اعلیٰ ہوتا ہے اور اس حیثیت سے وہ اپنے اہل و عیال کی دنیوی ضرورتوں اور اخروی فلاح دونوں کا خیال رکھنے والا ہے جس کے لئے وہ جواب دہ ہے۔ بیوی اس کے زیر انتظام گھر کا نسم و نسق چلاتی ہے اور اس حیثیت سے اس کا فرض یہ ہے کہ وہ نہ صرف گھر کے اندرونی نظم و نسق کا خیال رکھے بلکہ شوہر کی حقیقی رفاقت کر کے اپنی عفت کو پوری طرح حفاظت کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا"[11]

ترجمہ: " مرد عورتوں پر حاکم و مسلط ہیں اس لیے کہ خدا نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لیے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے خدا کی حفاظت میں (مال و آبرو کی) خبرداری کرتی ہے اور جن عورتوں

کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سر کشی اور (بدخوئی) کرنے لگی ہیں تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کردو۔ اگر اس پھر بھی باز نہ آئیں تو پھر زدو کوب کرو اور اگر فرمان بردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈوں بیشک خدا سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر رہے۔"

صاحب "تفسیر المراغی" رقمطراز ہیں: " **(الرِّجالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّساءِ بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ وَبِما أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوالِهِمْ) أي إن من شأن الرجال أن يقوموا على النساء بالحماية والرعاية، وتبع هذا فرض الجهاد عليهم دونهنّ، لأن ذلك من أخص شئون الحماية، والرعاية، وتبع هذا فرض الجهاد عليهم دونهنّ، لأن ذلك من أخص شئون الحماية، وجعل حظهم من الميراث أكثر من حظهن، لأن عليهم من النفقة ما ليس عليهن.وسبب هذا أن الله فضّل الرجال على النساء فى الخلقة، وأعطاهم ما لم يعطهن من الحول والقوة، كما فضلهم بالقدرة على الإنفاق على النساء من أموالهم۔"**[12] خاندانی زندگی میں انسان کا تحفظ، کفالت و تربیت کا انتظام، قلبی و روحانی تسکین کا سامان پایا جاتا ہے۔ شریک زندگی کی محبت حاصل کئے بغیر انسان کی زندگی بے سکون ہوتی ہے۔ پر سکون خاندانی زندگی گزارنے کے لئے میاں بیوی کی باہمی ہم آہنگی ضروری ہے۔ **ارشاد باری تعالیٰ ہے:** "**وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ**"[13] ترجمہ: "اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف (مائل ہو کر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لیے ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔"

مذکورہ بالا آیت سے واضح ہوتا ہے کہ زوجین کے مابین پیار و محبت اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے اور خاندانی زندگی قلبی و روحانی تسکین کا باعث ہے۔

امام بغویؒ لکھتے ہیں: "**وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْواجاً، مِنْ جِنْسِكُمْ مِنْ بَنِي آدَمَ، وَقِيلَ: خَلَقَ حَوَّاءَ مِنْ ضِلْعِ آدَمَ، لِتَسْكُنُوا إِلَيْها وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً، جَعَلَ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ الْمَوَدَّةَ وَالرَّحْمَةَ فَهُمَا يَتَوَادَّانِ وَيَتَرَاحَمَانِ وَمَا شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخَرِ مِنْ غَيْرِ رَحِمٍ بَيْنَهُمَا، إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ، فِي عَظَمَةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ۔**"[14] شادی معاشرے کی گٹھلی اور اس کے وجود کی جڑ ہے اور یہ فطری قانون ہے جس کے نظام پر جہان چل رہا ہے اور یہ وہ طریقہ کائنات ہے جو زندگی کی قدر و قیمت مقرر کرتا ہے یہی حقیقی محبت و شفقت صیحیہ ہے اور یہ زندگی اور جہان کی تعمیر و خاندانی بنیاد کی شراکت میں تعاون ہے۔[15] خاندانی نظامِ زندگی اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے۔ قرآن مجید نے خاندان کے وجود کو اللہ تعالیٰ کے احسان میں شمار کیا ہے۔ خاندانی نظام انسانی معاشرہ کی آسودگی اور امن و سکون کے لئے انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔ **ارشاد باری تعالیٰ ہے:** "**وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ**

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ"[16]ترجمہ:" اور خدا ہی نے تم میں سے تمہارے لیے عورتیں پیدا کیں اور عورتوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور کھانے کو تمہیں پاکیزہ چیزیں دیں تو کیا یہ بے اصل چیزوں پر اعتقاد رکھتے اور خدا کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں؟"

امام بیضاویؒ لکھتے ہیں:"وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوٰجاً أي من جنسكم لتأنسوا بها ولتكون أولادكم مثلكم. وقيل هو خلق حواء من آدم. وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوٰجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وأولاد أولاد أو بنات، فإن الحافد هو المسرع في الخدمة والبنات يخدمن في البيوت أتم خدمة. وقيل هم الأختان على البنات ۔"[17]**ارشاد باری تعالیٰ ہے:**"وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا"[18]ترجمہ:" اور وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا پھر اس کو صاحب نسب اور صاحب قرابت دامادی بنایا اور تمہارا پروردگار (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے۔"

علامہ الزمخشری لکھتے ہیں:

"فقسم البشر قسمين ذوى نسب، أى: ذكورا ينسب إليهم، فيقال: فلان بن فلان وفلانة بنت فلان، وذوات صهر: أى إناثا يصاهر بهنّ، ونحوه قوله تعالى فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثى. وَكانَ رَبُّكَ قَدِيراً حيث خلق من النطفة الواحدة بشرا نوعين: ذكرا و أنثى۔"[19]

جب انسان صاحب اولاد ہوتا ہے تو اسے غیر معمولی نفسیاتی مسرت حاصل ہوتی ہے۔اولاد کے بغیر انسان کو اپنی جد وجہدِ زندگی بے مقصد محسوس ہوتی ہے۔سسرالی خاندان کے ذریعہ انسان اپنے آپ میں مزید اعتماد و توانائی محسوس کرتا ہے۔ہ انسانی فطرت ہے اور انسان کی نفسیات کا لازمی حصہ ہے، خاندان کی شرکت خوشی کو دوبالا اور غم کے احساس کو ہلکا کرتی ہے۔ایک خاندان کا حصہ بن کر زندگی گزارنا انسان کا فطری تقاضا ہے۔

خاندان نئی نسل کی تربیت گاہ ہے۔خاندان ہی وہ ادارہ ہے جس میں ایک نسل اپنے بعد آنے والی نسل کو انسانی تمدن کی وسیع خدمات سنبھالنے کے لئے نہایت محبت ،ایثار، دل سوزی اور خیر خواہی کے ساتھ تیار کرتی ہے ۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:" يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا"[20]ترجمہ:" مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ۔"صاحب "تفسیر ابن کثیر "رقمطراز ہیں:"قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ ناراً يقول: أدبوهم وعلموهم . وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا يَقُولُ اعْمَلُوا بطاعة الله واتقوا معاصي الله، وأمروا أهليكم

بالذکر ینجکم اللهُ مِنَ النَّارِ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ وَأَوْصُوا أَهْلِيكُمْ بتقوى الله، وقال قتادة تأمرهم بطاعة الله وتنهاهم عن معصية الله وأن تقوم عليهم بأمر الله۔"[21] خاندان ایسا بنیادی اور ابتدائی ادارہ ہے جو اولین تربیت گاہ کی حیثیت رکھتا ہے جہاں سے اسلام اچھے انسان تیار کرنا چاہتا ہے اور اخلاق حسنہ کی ابتدائی تربیت اسی مقام پر دیتا ہے تاکہ شروع ہی سے بچے میں اسلام کا احترام و اکرام پیدا ہو اور اس کی سیرت اسلامی سانچے میں ڈھل جائے۔[22] اسلام میں خاندان کے تحفظ اور استحکام کی خاطر خواتین سے اچھا برتاؤ کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔اسلام خاندان کی بقا و سلامتی برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:" وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا"[23] ترجمہ:" اور ان کے ساتھ اچھی طرح سے رہو سہو۔اگر وہ تم کو ناپسند ہوں عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور خدا اس میں سے بہت سی بھلائی پیدا کر دے۔"

صاحب "تفسیر المراغی" لکھتے ہیں:

"(وَعاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ) أي وعليكم أن تحسنوا معاشرة نسائكمفتخالطوهنّ بما تألفه طباعهن ولا يستنكره الشرع ولا العرف، ولا تضيقوا عليهن فى النفقة ولا تؤذوهن بقول ولا فعل ولا تقابلوهن بعبوس الوجه ولا تقطيب الجبين.وفى كلمة (المعاشرة) معنى المشاركة والمساواة أي عاشروهن بالمعروف وليعاشرنكم كذلك، فيجب أن يكون كل من الزوجين مدعاة لسرور الآخروسبب هناءته وسعادته۔"[24]

خاندان کی تشکیل میں خواتین کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ خاتون اپنے اور شوہر کے رشتہ داروں سے کنبے کو جوڑتی ہے۔اسلام میں خواتین سے اچھے برتاؤ پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔خواتین سے اچھا سلوک نہ کیا جائے تو یقیناً خاندانی نظام کا شیرازہ بکھر کر رہ جائے گا۔ عورت اور مرد معاشرتی و سماجی زندگی کے دو ستون ہیں۔ دونوں کی اپنی اپنی شخصیت اور دونوں خاندان و سماج کے معمار ہیں۔

والدین خاندان کا اہم ترین حصہ ہیں۔ دنیا میں والدین ہی اولاد کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور خود تکالیف برداشت کر کے اپنی اولاد کو آرام و راحت پہنچاتے ہیں۔ مغرب میں والدین کو بوجھ محسوس کیا جاتا ہے، بڑھاپے میں خدمت گزاری کی بجائے انہیں اولڈ ہاؤسز میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔اس کے برعکس قرآن میں بوڑھے والدین کی خدمت گزاری کرنے کے حکم دیا گیا ہے اور تاکید کی گئی ہے کہ انہیں اف کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:" وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۔"[25] ترجمہ:" اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سواء کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے

ساتھ بھلائی (کرتے رہو)، اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ ہی انھیں جھڑ کنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا۔"

مذکورہ بالا آیت میں اولاد کو ماں باپ کا ادب و تعظیم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بڑھاپے میں والدین کو جھڑ کنا تو دور کی بات ہے بلکہ اف تک نہ کہنے کی نصیحت کی گئی ہے۔

صاحب "تفسیر الخازن" لکھتے ہیں: " **وَبِالْوالِدَيْنِ إِحْساناً أي وأمر بالوالدين إحسانا أي برا بهما وعطفا عليهما وإحسانا إليهما إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُما أَوْ كِلاهُما معناه أنهما يبلغان إلى حالة الضعف، والعجز فيصيران عندك في آخر العمر كما كنت عندهما في أول العمر**"[26] مغرب میں فحاشی (بغیر نکاح زندگی) نے خاندان کا شیرازہ بکھیر دیا ہے۔ نکاح کے بغیر مرد وزن کا تعلق بدترین معصیت اور ایک ایسا جرم ہے جس کی سخت ترین سزا ہے۔ معاہدہ نکاح کے ذریعے سے دونوں (مرد عورت) اپنے اپنے اوپر بھاری ذمہ داریاں عائد کر لیتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے ان کے پابند ہو جاتے ہیں۔ اس رشتے کی وجہ سے جو ایک چھوٹی سی وحدت بنتی ہے۔ اسلام میں بغیر نکاح زندگی گزارنا، اختلاط مرد وزن اور بدکاری کی سخت ممانعت پائی جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: " **اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ**"[27] ترجمہ: " بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ہر ایک کو سو درے مارو اور اگر تم خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو شرع خدا (کے حکم) میں تمہیں ہرگز ترس نہ آئے اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو۔"

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں: " **فَإِنَّ الزَّانِيَ لَا يَخْلُو إِمَّا أَنْ يَكُونَ بِكْرًا وَهُوَ الَّذِي لَمْ يَتَزَوَّجْ، أَوْ مُحْصَنًا وَهُوَ الَّذِي قَدْ وَطِئَ فِي نِكَاحٍ صَحِيحٍ وَهُوَ حُرٌّ بَالِغٌ عَاقِلٌ، فَأَمَّا إِذَا كَانَ بِكْرًا لَمْ يَتَزَوَّجْ، فَإِنَّ حَدَّهُ مِائَةُ جَلْدَةٍ كَمَا فِي الْآيَةِ**"[28] زانی اپنی دنیا بھی کیسے خوش بخت رہ سکتے ہیں جب کہ وہ خطرناک امراض کا سرچشمہ ہیں جو امراض انہیں بہت مضطرب رکھتے ہیں اور ان کے تمام اعضاء اکثر کمزوری پیدا کرتے ہیں۔ جنسی امراض جیسا شر زانی افراد معاشرہ میں پھیلا رہے ہیں۔ دنیا کو زانیوں سے پاک کرنا ضروری ہے۔ ایسی سرزمین میں امن و سکون کیسے قائم ہو سکتا ہے جہاں زانی اپنے نفسانی امراض اپنی نسلوں کو منتقل کر رہے ہوں۔[29] قرآن مجید میں اسلامی معاشروں میں بدکاری و فحاشی کی تشہیر کرنے پر دنیا اور آخرت میں سزا کا اعلان کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:" إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ "[30]ترجمہ: "اور جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔" **علامہ جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں:** " **الْعَامِل الْفَاحِشَة وَالَّذِي يشيع بهَا فِي الإِثم سَوَاء**"[31]صاحب "فتح القدیر" فحاشی کے بارے میں لکھتے ہیں؛"**والفاحشة: هي فاحشة الزنا أو القول السيئ لهم عذاب أليم في الدنيا بإقامة الحد عليهم والآخرة بعذاب النار**"[32]مغرب میں زنا و بدکاری کی کثرت و بہتات نے خاندانی نظامِ زندگی پر منفی و تخریبی اثرات مرتب کئے ہیں۔ قرآن مجید میں زانی کی سزا مقرر کی گئی ہے تاکہ زنا کی گندگی سے معاشرہ پاکیزہ ہو سکے۔

نتیجہ بحث

مغرب میں خاندانی نظام آہستہ آہستہ ختم ہوتی جارہاہے۔ مساوات مردوزن کے مغربی نظریہ کے مطابق عورت اور مرد نہ صرف اخلاقی مرتبہ میں مساوی ہیں۔ مساوات کے اس غلط مغربی تصور نے عورت کو اس کے فطری ذمہ داریوں سے بیزار کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مغربی خواتین خاندانی و ازواجی ذمہ داریوں سے آزاد ہو گئیں۔ بغیر نکاح کے زندگی Live in relationship) فروغ پارہی ہے۔ زنا کی کثرت ہے۔ اولاد والدین کے لئے اور ایسے ہی والدین بوجھ محسوس کئے جاتے ہیں۔ شناخت سے محروم بچوں کی بہتات و کثرت ہو چکی ہے۔ والدین اور اولاد میں بھی محبت اور جذبہ خدمت خال خال ہی دکھائی دیتا ہے۔ بوڑھے والدین کو اولڈ ہاؤسز میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ مغرب مردوزن کا نکاح کے بغیر زندگی اکٹھے زندگی گزارنا(Live in Relationship)، زناکاری،شناخت سے محروم بچوں کی پیدائش عام ہے۔ اسطرح مغرب میں مغربی معاشرہ اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مغرب میں خاندانی نظام عدم استحکام ہو چکا ہے جبکہ مشرق میں خاندانی نظام کی بنیادیں کھوکھلی کی جارہی ہیں۔ عصر حاضر میں اسلامی معاشروں میں مغربی تہذیب وثقافت انتہائی تیزی سے سرایت کر رہی ہے۔ اسلامی نظام خاندان پر مغربی تہذیب کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اسلامی معاشروں میں مغربی تصورِ خاندان پنپ رہاہے۔ اس لئے نوجوان نسل کو خاندان کے اسلامی تصور سے روشناس کروانے کے ساتھ ساتھ خاندانی نظام کو مغربی تہذیب وفکر سے نئی مسلم نسل کو بچانا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] فتح محمد جالندھری، **القرآن الکریم اردو ترجمہ**،(لاہور:، فاران فاؤنڈیشن، 2013ء)

Fateh Muhammad Jālandharī, *Urdū translation of Holy Qur ‘an* (Lāhūre: Fārān Foundation, 2013)

[2] ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر، **عصر رواں سیرۃ لنبی ﷺ کی روشنی میں**،(لاہور: مکتبہ قدوسیہ، 2012ء)، 169۔

Dr. ‘Abdul Raūf Zafar, ‘*Asr-e-Rawān Sīrat ul Nabī (SAW) Kī Roshnī Main*, (Lāhūre: Maktabā Qudūsiyā, 2012), 169

[3] عبد المنان ، **9/11 کے بعد عالم اسلام پر مغربی ذرائع ابلاغ کی تہذیبی و ثقافتی یلغار--- ایک تحقیقی جائزہ** ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ،(سرگودھا: یونیورسٹی آف سرگودھا، 2013ء)، 38۔

‘Abdul Mannān,*9/11 Kay Bād Aālam-e-Islām Per Maghrabī Zaraee Iblāgh Kī Tahzibi o Thaqāftī Yalghār---Taqeeqī Jāezā*, Thesis for M. Phil Islāmic Studies, (Sargūdhā: University of Sargūdhā, 2013), 38

[4] ڈاکٹر خالد علوی، **اسلام کا معاشرتی نظام**،(لاہور: الفیصل ناشران، اردو بازار، 2005ء)، 468۔

Dr. Khālid ‘Alvī, *Islām Kā Mu ‘ashartī Nizām*, (Lāhūre: Al-Faisal Publishers, Urdū Bazār, 2005), 468

[5] خورشید احمد، **اسلامی نظریہ حیات**،(کراچی: شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی، 2008ء)، 414-

Khūrshīd Ahmed, *Islāmī Nazriyyā Hayāt*, (Karācīi: Department of Writing, Compilation and Translation, Karāchī University, 2008), 414

[6] **الحجرات**، 13:49

Al-Hujrāt, 49:13

[7] محمد بن جریر بن یزید، أبو جعفر الطبري، **جامع البیان عن تأویل آي القرآن**،(دار هجر للطباعة والنشر والتوزیع والإعلان، 1422ھ)، 383:21۔

Muhammad ibn Jarīr ibn Yazīd, Abu Ja ‘far al-Tabarī, Jami 'al-Bayān ‘Un Tāvīl ‘ayy al- Qur'an ,Dār Hijar Lil Tabā ‘at Wal-Nashar Wal –Ilān,1422AH),21:383

[8] **النساء**، 1:4

Al-Nisā,4:1

[9] أبو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي، **معالم التنزیل في تفسیر القرآن**،(بیروت: دار إحیاء التراث العربي، 1420ه)، 561:1۔

Abū Muhammad al-Hussein ibn Mas'ud ibn Muhammad ibn al-Farā 'al-Baghwī, *Ma'aālim al-Tanzīl fi Tafsīr al-Qur ‘an,*(Beirut: Dār Ihya al-Turāth al-‘Arabī,1420AH),1:561

[10] ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر، **عصر رواں سیرۃ لنبی ﷺ کی روشنی میں**، 169۔

Dr. ‘Abdul Raūf Zafar, *‘Asar-e-Rawān Sīrat al-Nabī (SAW) Kī Rūshnī main*, 169

[11] **النساء**، 34:4

Al-Nisā, 4:34

[12] أحمد بن مصطفی المراغي، **تفسیر المراغي**،(مصر: شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابي الحلبي، 1365ھ)، 27:5

Ahmed bin Mustafā Al-Marāghī, *Tafsīr Al-Marāghī*,(Misar: Mustafā Al-Bābī Library and Printing Company,1365 AH),5:27

[13] **الروم**،21:30

Al-Rūm, 30:21

[14] أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي، **معالم التنزيل في تفسير القرآن**،3:575۔

Abū Muhammad al-Hussein ibn Mas'ūd ibn Muhammad ibn al-Farā al-Baghawī, *Ma'alim al-Tanzeel fī Tafsīr al-Qur 'ān*, 3:575

[15] سید سابق مصری، مترجم: حافظ محمد اسلم، **خاندانی نظام**،(لاہور: حدیبیہ پبلیکیشنز، س-ن)،148۔

Syed Sābaq Misarī, Translator: Hāfiz Muhammad Aslam, *Khāndāni Nizām*, (Lāhūre: Hudabiā Publications, N-D), 148

[16] **النحل**،72:16

Al-Nahal, 16:72

[17] ناصر الدين أبو سعيد عبد الله بن عمر البيضاوي، **أنوار التنزيل وأسرار التأويل**،(بيروت:، دار إحياء التراث العربي،1418ھ)،3:234۔

Nāsser al-Din Abu Sa'id 'Abdullah bin ‘Umar al-Baydhāwī, *Anwār al-Tanzīl wa Isrār al-Tāwīl*,(Beirūt: Dār Al-Ahyā Al-Tarāth Al-‘Arabī, 1418 AH),3:234

[18] **الفرقان**،54:25

Al-Furqān, 25:54

[19] أبو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، الزمخشري، **الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل**،(بيروت:، دار الكتاب العربي،1407ھ)،3:287۔

Abū al-Qāsim Mahmūd ibn ‘Amr ibn Ahmad, Al-Zamakhsharī, *Al-Kashāf ‘an Haqaiq-e-Guammadh al-Tanzīl*, (Beirut: Dār al-Kitāb al-‘Arabī, 1407 AH), 3:278

[20] **التحريم**،6:66

Al-Tahrīm, 66:6

[21] أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير الدمشقي، **تفسير القرآن العظيم (ابن كثير)**،(بيروت: دار الكتب العلمية،1419ھ)،8:188۔

Abū al-Fidā Isma’il ibn' Umar ibn Kathīr, *Tafsīr al-Quran al-‘Azīm (Ibn Katheer)*, (Beirūt: Dār al-Kuttab al-‘Ilamiyā, 1419 AH), 8:188

[22] خورشید احمد، **اسلامی نظریہ حیات**،414۔

Khūrshīd Ahmad, *Islāmi Nazriyyā Hayāt*, 414

[23] **النساء**،19:4

Al-Nisā,4:19

[24] أحمد بن مصطفى المراغي، **تفسير المراغي**،4:213۔

Ahmad ibn Mustafā al-Marāghī, *Tafsir al-Marāghī*, 4:213

[25] **الاسراء**،23:17

Al-Isrā, 17:23

[26] علاء الدين علي بن محمد بن إبراهيم، المعروف بالخازن، **لباب التأويل في معاني التنزيل**،(بيروت: دار الكتب العلمية،1415ھ)،3:127۔

‘Aladdin 'Alī ibn Muhammad ibn Ibrāhīm, known as Khāzan, *Labāb al-Tawīl fī Ma’anī al-Tanzīl*, (Beirūt: Dār al-Kuttab al-'Ilamiyā, 1415 AH), 3;127

[27] **النور**،2:24

Al-Nūr, 24:2

[28] أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير الدمشقي، **تفسير القرآن العظيم (ابن كثير)**،6:3۔

Abū al-Fidā Isma'il ibn 'Umar ibn Kathīr , *Tafsīr al-Qur'an al-'Azīm (Ibn Kathīr)*, 3:6

[29] سید سابق مصری، **خاندانی نظام**،149۔

Syed Sābiq Misarī, *Khāndānī Nizām*, 149

[30] **النور**،19:24

Al-Nūr,24:19

[31] جلال الدين السيوطي، **الدر المنثور**،(بیروت:،دار الفکر، س-ن)،161:6۔

Jalāl al-Din al-Suyūtī, *Al- Dār al-Manthūr*, (Beirūt: Dār al-Fikr, N-D), 6:161

[32] محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني، **فتح القدير**،(دمشق: دار الکلم الطیب)،1414ھ،17:4۔

Muhammad ibn 'Alī ibn Muhammad ibn 'Abdullāh al-Shūkānī, *Fateh al-Qadīr*, (Damascus: Dār al-Kalam al-Tayyab, 1414 AH),4:17